(ب) اخلاقی رذائل سے اجتناب

(تعصب، خود پسندی، فحش گوئی، منشیات کا استعمال، رشوت ستانی، بد عنوانی)

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- اخلاقی رذائل (تعصب، خود پسندی، فحش گوئی، منشیات کا استعمال، رشوت ستانی، بد عنوانی) کے معنیٰ و مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- قرآن و سنت کی روشنی میں مذکورہ اخلاقی رذائل کی مذمت کے بارے میں جان سکیں۔
- سیرت نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم، سیرت اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مذکورہ اخلاقی رذائل سے اجتناب کی تلقین کے بارے میں جان سکیں۔
- اس بات کا جائزہ لے سکیں کہ مذکورہ اخلاقی رذائل اپنانے سے معاشرے میں کون کون سے بگاڑ پیدا ہو سکتے ہیں اور ان کا تدارک کس طرح کیا جا سکتا ہے۔
- قرآن و سنت کی روشنی میں مذکورہ اخلاقی رذائل کی مذمت سے آگاہ ہو کر روز مرہ زندگی میں ان سے اجتناب کرنے والے بن سکیں۔
- روز مرہ زندگی کے معاملات میں مذکورہ خلاقی رذائل سے اجتناب کر کے معاشرے کی بہتری میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

سوال 1: تعصب کا معنی و مفہوم اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مذمت بیان کرتے ہوئے اس کے معاشرتی نقصانات تحریر کریں۔

جواب: **تعصّب کا معنیٰ و مفہوم:**

تعصب کا مطلب ہے کسی خاص گروہ، مذہب، قوم، جنس، یا خیال کے لیے بغیر کسی وجہ کے سخت محبت یا سخت دشمنی کرنا۔ یہ عقلی اور اخلاقی حدوں سے تجاوز کرتا ہے اور انصاف و مساوات کے خلاف ہوتا ہے۔ تعصب انسان کے فہم و فراست کو محدود کر دیتا ہے اور معاشرتی ہم آہنگی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اسلام میں تعصب کی سخت مذمت کی گئی ہے کیونکہ یہ ظلم، نفرت اور بغاوت کی جڑ ہوتا ہے۔

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں:

اسلام میں تعصب (جانبداری اور بغیر وجہ کے کسی گروہ یا شخص کے حق میں یا مخالفت میں سخت رویہ اختیار کرنا) کو سختی سے ناپسند کیا گیا ہے کیونکہ یہ انسانیت کے بنیادی اصولوں اور عدل و انصاف کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا﴾ (سورۃ الحجرات: 13)

ترجمہ: "اے لوگو! بے شک ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا فرمایا اور ہم نے تمھیں (مختلف) قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو"

یہ آیت تعصب اور فرقہ واریت کی نفی کرتے ہوئے امت کے درمیان محبت اور بھائی چارے کا درس دیتی ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"وہ مومن نہیں جو دوسرے مومن پر ظلم کرے یا اس سے تعصب کرے۔" (صحیح مسلم: 2564)

stepacademyofficial.com

ایک اور حدیث میں ارشاد ہوا:

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ اسے چھوڑتا ہے۔" (صحیح بخاری: 6018)

سیرتِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے مثال:

نبی کریم (خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) نے خطبہ حجۃ الوداع میں اعلان فرمایا:

"تم سب آدم کی اولاد ہو، اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے۔ عربی کو عجمی پر اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں، سوائے تقویٰ کے۔" (مسند احمد: 23489)

یہ اعلان تعصب، نسل پرستی اور فرقہ واریت کے خلاف واضح دلیل ہے۔ ایک اور مقام پر رسول اللہ (خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) نے فرمایا:

"وہ ہم میں سے نہیں جو تعصب کی طرف بلائے، اور وہ بھی ہم میں سے نہیں جو تعصب پر لڑے، اور وہ بھی ہم میں سے نہیں جو تعصب پر مرے۔" (سنن ابی داؤد: 5121)

ایک اور حدیث میں آپ (خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) نے فرمایا:

"اگر میرے بعد تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگے تو یہ کفر کے قریب عمل ہے۔" (صحیح مسلم: 2588)

سیرتِ صحابہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اور عملی مثالیں:

حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ:

جب حضرت بلال رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ کو اذان دینے کا اعزاز ملا، تو چند لوگوں نے تعصب کا مظاہرہ کیا اور کہا کہ "یہ سیاہ فام غلام اذان دے گا؟" نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کی عزت نفس بحال کی اور فرمایا کہ "بلال جنت میں مجھ سے آگے قدم رکھے گا۔"

یہ واقعہ تعصب کے خاتمے اور مساوات کا عملی اعلان ہے۔

حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ:

کچھ لوگوں نے ان کے عجم سے ہونے پر اعتراض کیا، تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"سلمان ہم اہل بیت میں سے ہیں۔" (صحیح مسلم: 42)

یہ اعلان نسل و قوم کی بنیاد پر تعصب کو ختم کرنے کی زندہ مثال ہے۔

حضرت صہیب رومی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ:

رومی ہونے کے باوجود آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ کو وہی مقام ملا جو عرب صحابہ کو حاصل تھا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "صہیب نے ہم پر سبقت لے لی۔" (صحیح مسلم: 2544)

تعصّب کے معاشرتی نقصانات:

اخوت و بھائی چارے کا خاتمہ:

تعصب قوم، نسل یا زبان کی بنیاد پر لوگوں میں نفرت اور دوری پیدا کرتا ہے، جس سے اسلامی اخوت کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے اور

stepacademyofficial.com

امت میں تفرقہ پیدا ہوتا ہے۔

انصاف کا فقدان:

متعصب شخص دوسروں کے حقوق کا خیال نہیں رکھتا، نتیجتاً عدل و انصاف متاثر ہوتا ہے اور مظلوم کو حق نہیں ملتا۔

معاشرتی نفاق اور انتشار:

جب معاشرے میں تعصب بڑھتا ہے تو لوگ گروہوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں، ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگتے ہیں، جس سے معاشرتی نظام کمزور ہو جاتا ہے۔

قومی ترقی میں رکاوٹ:

جب افراد قوم، رنگ، زبان یا علاقے کی بنیاد پر ایک دوسرے سے تعصب رکھتے ہیں تو مل کر ترقی کی راہ پر نہیں چل پاتے، یوں پوری قوم پسماندگی کا شکار ہو جاتی ہے۔

دینی تعلیمات سے دوری:

اسلام نے ہر قسم کے تعصب کی مذمت کی ہے، اور جب انسان تعصب کا شکار ہوتا ہے تو وہ قرآن و سنت کی ہدایات سے ہٹ جاتا ہے، جو روحانی نقصان کا باعث بنتا ہے۔ دلوں میں کینہ اور بغض پیدا ہوتا ہے

سوال 2: خود پسندی کا مفہوم، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مذمت اور اس کے نقصانات تحریر کریں۔

جواب: خود پسندی کا معنیٰ و مفہوم:

خود پسندی ایک ایسا اخلاقی مرض ہے جس میں انسان اپنی ذات، رائے، عمل یا حیثیت کو حد سے زیادہ اہمیت دیتا ہے اور دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے۔ خود پسند شخص کو اپنی خوبیوں پر ناز اور فخر ہوتا ہے، وہ اپنی غلطیوں کو تسلیم نہیں کرتا اور ہمیشہ اپنی تعریف میں مگن رہتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں خود پسندی کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ انسان کو تکبر، خود غرضی اور دوسروں کی توہین جیسے رویوں کی طرف لے جاتی ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں:

قرآن مجید میں خود پسندی اور غرور کی شدید مذمت کی گئی ہے کیونکہ یہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت، عاجزی اور بندگی سے دور کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَلَا تُزَكُّوٓا اَنْفُسَكُمْ ۖ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى﴾ (سورۃ النجم: 32)

ترجمہ: "تو تم اپنی پاکیزگی کے دعوے نہ کرو وہ خوب جانتا ہے کس نے پرہیز گاری اختیار کی۔"

اس آیت میں انسانوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ اپنی خود ساختہ بزرگی، پاکیزگی یا برتری کے دعوے نہ کرو، کیونکہ یہ عمل خود پسندی کی علامت ہے۔

احادیث مبارکہ میں بھی خود پسندی کو ہلاکت کا راستہ قرار دیا گیا ہے۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"تین چیزیں انسان کو ہلاک کر دیتی ہیں: خواہشات کی پیروی، بخل، اور انسان کا اپنی ذات کو پسند کرنا۔" (مشکوۃ المصابیح: 5112)

ایک اور حدیث میں آتا ہے: "جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھے گا، اللہ تعالیٰ اسے نیچا کر دے گا۔" (صحیح مسلم: 2588)

stepacademyofficial.com

سیرتِ صحابہ واہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مثالیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

خلیفۂ اول ہونے کے باوجود نہایت عاجز اور منکسر المزاج تھے۔ خلافت کا منصب سنبھالتے ہی فرمایا:

"اے لوگو! میں تم پر حاکم مقرر کیا گیا ہوں حالاں کہ میں تم میں سب سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کام کروں تو میری مدد کرو اور اگر غلطی کروں تو مجھے سیدھا کر دو۔" (تاریخ طبری، جلد 2، صفحہ 237)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

جیسے عظیم حکمران اپنے آپ کو "عوام کا خادم" کہتے تھے۔ انہوں نے کبھی اپنی ذات پر فخر نہیں کیا بلکہ ہر وقت اللہ کے خوف ور احتساب کے جذبے میں رہتے۔ ایک بار فرمایا:

"اگر دریائے فرات کے کنارے ایک کتا بھی پیاسا مر گیا تو عمر سے اس کا حساب لیا جائے گا۔" (کنز العمال: 28882)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

جو علم و شجاعت میں بے مثال تھے، اپنی فتوحات پر کبھی فخر نہ کرتے بلکہ اللہ کا شکر ادا کرتے۔ ان کے زہد و انکساری کی مثالیں اہل علم کے لیے مشعلِ راہ ہیں

حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رَضِیَ اللہ تَعَالیٰ عَنْہُمَا:

جنہیں جنتی جوانوں کے سردار قرار دیا گیا، باوجود اعلیٰ نسب اور مقام کے، ہمیشہ عاجزی اور انکساری اختیار فرماتے۔ ایک مرتبہ ایک غریب شخص کو اپنے ساتھ کھانے پر بلایا اور برابر بیٹھا کر کھلایا۔

یہ تمام مثالیں ہمیں سکھاتی ہیں کہ اصل عظمت عاجزی میں ہے، اور خود پسندی سے بچنا ہی سچا اسلامی کردار ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہمیں اس کا بہترین عملی نمونہ دکھایا۔

سوال 3: فحش گوئی کا مفہوم اور قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کی مذمت تحریر کریں۔

جواب: فحش گوئی کا معنیٰ و مفہوم:

فحش گوئی کا مطلب ہے ایسی باتیں کہنا یا الفاظ استعمال کرنا جو بے حیائی، گستاخی، یا ناشائستہ ہوں۔ یہ الفاظ یا باتیں لوگوں کی عزت اور اخلاقیات کو ٹھیس پہنچاتی ہیں اور معاشرتی آداب کے خلاف ہوتی ہیں۔ فحش گوئی زبان کی بد تمیزی اور بدکلامی کی علامت ہے جو اسلام میں سختی سے منع کی گئی ہے کیونکہ یہ انسان کے اخلاقی معیار کو گرا دیتی ہے اور دوسروں کے دلوں کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ اسلام ہمیں ادب اور شائستگی کے ساتھ بات کرنے کا درس دیتا ہے تاکہ معاشرہ پاکیزہ اور محبت بھرا رہے

قرآن و حدیث کی روشنی میں:

اسلام نے فحش گوئی کو نہایت ناپسندیدہ اور ممنوع عمل قرار دیا ہے کیونکہ یہ زبان کی گندگی ہے اور انسان کی عزت کو مجروح کرتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾ (سورۃ الانعام: 151)

ترجمہ: "اور بے حیائی کی باتوں کے قریب مت جاؤ جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں"

stepacademyofficial.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ (سورۃ البقرہ: 83)

"اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔"

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَنِ النَّبِيِّ (خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ) قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ" (صحیح بخاری: 10)

"کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

"عَنِ النَّبِيِّ (خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ) قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ" (صحیح مسلم: 47)

"جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔"

سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم، اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مثال:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی زندگی زبان کی پاکیزگی اور حسن اخلاق کی کامل مثال ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہمیشہ نرم لہجہ اور خوش اخلاقی کے ساتھ بات کرتے تھے، چاہے حالات کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں۔ ایک موقع پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سب سے بہترین وہ ہے جس کا اخلاق سب سے بہتر ہو" (صحیح بخاری: 3559)۔

اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم زبان کی پاکیزگی اور حسن اخلاق کے اعلیٰ نمونے تھے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں ان کی بات چیت میں شائستگی اور نزاکت کا بھرپور خیال رکھا جاتا تھا۔

/ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے اخلاق و کردار میں زبان کی پاکیزگی کے ماڈل تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان ہمیشہ نرم، صاف اور لوگوں کے دلوں کو خوش کر دینے والی تھی۔ انہوں نے ہمیشہ لوگوں سے حسن سلوک کیا اور کسی بھی حالت میں بدکلامی یا فحش گوئی سے بچا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عدل و انصاف کی مثالیں مشہور ہیں، اور ان کی زبان کا استعمال بھی ہمیشہ معتدل اور سنجیدہ رہتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ زبان پر قابو رکھنا ایمان کا حصہ ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ زبان کو قابو میں رکھو کیونکہ یہ جسم کا وہ حصہ ہے جو سب سے زیادہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔

فحش گوئی کے نقصانات:

فحش گوئی کے نقصانات درج ذیل ہیں:

- ☆ فحش گوئی سے انسان کی عزت اور وقار مجروح ہوتا ہے اور دوسروں کی نظر میں اس کی قدر کم ہو جاتی ہے
- ☆ یہ زبان کی برائی ہے جو معاشرتی تعلقات میں نفرت اور دوریاں پیدا کرتی ہے۔
- ☆ فحش باتیں سننے والے کا دل مجروح ہوتا ہے اور اس سے ذہنی سکون متاثر ہوتا ہے۔
- ☆ فحش گوئی انسان کے ایمان کو کمزور کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ عمل ہے۔
- ☆ یہ رشتوں میں دراڑیں پیدا کرتی ہے اور دوستوں و اہل خانہ کے درمیان نفرت کا باعث بنتی ہے

stepacademyofficial.com

سوال 4: منشیات کا مفہوم، قرآن و حدیث کی روشنی میں مذمت اور اس کے جسمانی، اخلاقی اور معاشرتی نقصانات تحریر کریں۔

جواب: **منشیات کا معنیٰ و مفہوم:**

منشیات ایسے مادے یا کیمیکل ہوتے ہیں جو انسان کے جسمانی یا ذہنی حالت کو متاثر کرتے ہیں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو نشے کی حالت پیدا کرتی ہیں اور انسان کی عقل و شعور کو متاثر کر دیتی ہیں۔ منشیات میں نشہ آور ادویات، الکوحل، افیون، ہیروئن، شراب، سگریٹ، اور دوسرے نشہ آور مواد شامل ہوتے ہیں۔ اسلام میں منشیات کا استعمال سختی سے منع ہے کیونکہ یہ انسان کی صحت، ذہنی سکون اور معاشرتی زندگی کو تباہ کر دیتا ہے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں:

منشیات سے مراد وہ نشہ آور مواد ہیں جو انسان کے جسمانی و ذہنی نظام کو متاثر کرتے ہیں اور عقل و شعور کو کمزور کر دیتے ہیں۔ اسلام میں ایسے تمام مواد کی سخت ممانعت ہے جو عقل کو مفلوج کریں یا جسم کو نقصان پہنچائیں۔ قرآن مجید میں شراب اور قمار کو شیطان کے کام قرار دیتے ہوئے ان سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم نے فرمایا:

"ہر نشہ آور چیز حرام ہے، چاہے اس کا اثر کم ہو یا زیادہ، اور نشہ آور چیزوں سے بچنا ایمان کا حصہ ہے" (صحیح بخاری: 5574)۔

ارشاد نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم ہے:

"ہر نشہ آور چیز شراب ہے، اور ہر شراب حرام ہے" (صحیح مسلم: 2003)

منشیات کا استعمال نہ صرف جسمانی صحت کو برباد کرتا ہے بلکہ ذہنی نشوونما اور اخلاقی معیار کو بھی خراب کرتا ہے۔ یہ معاشرتی برائیوں کا باعث بنتی ہیں اور فرد و معاشرہ دونوں کی تباہی کا سبب بنتی ہیں۔

منشیات کے جسمانی، اخلاقی و معاشرتی نقصانات:

۱۔ **جسمانی نقصانات:**

منشیات جسمانی صحت کو شدید نقصان پہنچاتی ہیں۔

منشیات کی وجہ سے قوت مدافعت کمزور ہو جاتی ہے اور بیماریوں کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

۲۔ **اخلاقی نقصانات:**

منشیات کا نشہ انسان کو بدکردار اور جھوٹا بنا دیتا ہے۔

غصہ اور جارحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

۳۔ **معاشرتی نقصانات:**

منشیات سے متاثرہ افراد کے خاندانوں میں مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

معاشرہ جرائم اور بگاڑ کا شکار ہو جاتا ہے۔

stepacademyofficial.com

سوال 5: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بدعنوانی / رشوت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **معنی و مفہوم:**

بدعنوانی: بدعنوانی سے مراد وہ برائی اور اخلاقی گناہ ہے جس میں انسان اپنی عزت، وقار اور پاکدامنی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ یہ عمل شرعی اور معاشرتی طور پر ناپسندیدہ ہے اور اس میں غیر اخلاقی حرکات، فحاشی، اور غیر شرعی تعلقات شامل ہوتے ہیں۔ بدعنوانی انسان کی ذات، خاندان اور معاشرے کی عزت کو داغدار کر دیتی ہے اور

رشوت: رشوت سے مراد غیر قانونی یا غیر اخلاقی طریقے سے کسی شخص کو فائدہ پہنچانے کے لیے مال، پیسہ یا کوئی قیمتی چیز دینا یا لینا ہے۔ یہ عمل انصاف، دیانت داری اور اصولوں کی خلاف ورزی کرتا ہے اور معاشرے میں بدعنوانی، ناانصافی اور ظلم کو فروغ دیتا ہے۔ رشوت دینا اور لینا دونوں اسلام میں حرام اور گناہ ہے کیونکہ یہ حقوق الناس کی پامالی کا سبب بنتے ہیں۔

بدعنوانی اور رشوت کے بارے میں قرآنی تعلیمات:

اسلام ایک ایسا دین ہے جو عدل، دیانت اور امانت داری کی تعلیم دیتا ہے۔ رشوت ستانی (یعنی رشوت لینا دینا) اور بدعنوانی (یعنی امانت میں خیانت، سرکاری عہدوں کا غلط استعمال) اسلامی تعلیمات کے بالکل خلاف ہیں۔ قرآن مجید نے ان برائیوں کی نہ صرف مذمت کی ہے بلکہ انہیں گناہ اور ظلم قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَأْكُلُوٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (سورۃ البقرۃ: 188)

ترجمہ: "اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ اور (نہ ہی) اِس (مال) کو (بطورِ رشوت) حکام تک پہنچاؤ کہ تم جانتے بوجھتے لوگوں کے مال کا کچھ حصہ گناہ کے ساتھ کھاؤ۔"

اسی طرح نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے رشوت دینے اور لینے والے دونوں پر لعنت فرمائی:

"لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ"

"اللہ تعالیٰ نے رشوت دینے والے اور لینے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے" (سنن ابی داؤد: 3580)

سیرت نبوی خاتم النبیین ﷺ، اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عملی مثالیں:

1۔ سیرتِ نبوی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی پوری حیاتِ طیبہ عدل، امانت اور دیانت کا عملی نمونہ تھی۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے مالِ غنیمت میں سے کچھ چھپالیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

"یہ خیانت ہے جو قیامت کے دن اپنے مالک کے کندھے پر ہوگی۔" (صحیح مسلم: 1831)

2۔ سیرتِ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گورنروں پر مکمل نگرانی رکھی۔ اگر کسی پر بدعنوانی کا الزام لگتا تو تحقیق کر کے فوراً کارروائی کرتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی پر بھی تحقیق کروائی جب ان پر شک کیا گیا، حالانکہ وہ بے گناہ ثابت ہوئے۔

stepacademyofficial.com

حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دورِ خلافت میں بیت المال سے ایک دینار کی بھی خیانت برداشت نہ کی گئی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے: "جو حاکم عوام کے مال میں خیانت کرے، وہ میرے نزدیک ناقابلِ معافی ہے۔"

3۔ اہلِ بیت اطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی سیرت:

حضرت امام حسن اور امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ہمیشہ عدل، دیانت اور امانت کو ترجیح دی۔ انہوں نے کبھی بیت المال کا ناجائز استعمال نہیں کیا، بلکہ اپنی ذاتی زندگی میں بھی سادگی اور زہد کا عملی مظاہرہ کیا۔

بدعنوانی و رشوت ستانی کے نقصانات:

☆ انصاف کا نظام متاثر ہوتا ہے۔ عدل و انصاف خرید و فروخت بن جاتا ہے اور مظلوم کو حق نہیں ملتا۔

☆ مستحق افراد محروم رہ جاتے ہیں۔ رشوت کے ذریعے غیر مستحق لوگ فائدہ اٹھالیتے ہیں۔

☆ معاشرتی اعتماد تباہ ہو جاتا ہے۔ لوگ سرکاری اداروں سے مایوس ہو جاتے ہیں اور خود ساختہ نظام اپناتے ہیں۔

☆ اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے۔ بدعنوانی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہے اور عذابِ الٰہی کو دعوت دیتی ہے۔

☆ معاشرتی ناہمواری پیدا ہوتی ہے۔ امیر اور غریب کے درمیان فاصلہ بڑھ جاتا ہے اور طبقاتی تقسیم جنم لیتی ہے۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

(i) اسلام میں رشوت کی روک تھام کا بنیادی اصول ہے:

(الف) خاموشی اختیار کرنا　(ب) دعائیں پڑھنا

(ج) عدل و انصاف قائم کرنا ✓　(د) ہر شخص کو سزا دینا

(ii) حدیث مبارک کے مطابق جھوٹ بولنے والا ہوتا ہے:

(الف) منافق ✓　(ب) صالح　(ج) مجاہد　(د) ولی اللہ

(iii) فحش گوئی کے نتیجے میں انسان کھو دیتا ہے:

(الف) رزق　(ب) عزت اور وقار ✓　(ج) لباس　(د) صحت

(iv) حسد سے نجات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے:

(الف) غصہ کرنا　(ب) اپنے دل کو پاک رکھنا ✓

(ج) عبادت چھوڑ دینا　(د) دوسروں کی برائی کرنا

(v) بدعنوانی سے کیا پیدا ہوتا ہے؟

(الف) انصاف　(ب) اعتماد　(ج) ظلم و فساد ✓　(د) اخوت

(vi) رشوت لینے والے کے بارے میں حدیث میں کیا فرمایا گیا ہے؟

(الف) وہ جنتی ہے　(ب) اس پر فرشتے درود بھیجتے ہیں

(ج) اس پر اللہ کی لعنت ہے ✓　(د) وہ مظلوم ہے

(vii) خود پسندی کس چیز کو بڑھا دیتی ہے؟

(الف) عاجزی کو　(ب) ایمان کو　(ج) تکبر کو ✓　(د) احترام کو

stepacademyofficial.com

(viii) تعصب کا مطلب کیا ہے؟

(الف) حق کے لیے ڈٹ جانا
(ب) اپنے گروہ کو بہتر سمجھنا ✓
(ج) علم حاصل کرنا
(د) ظلم کو روکنا

(ix) منشیات کے بارے میں قرآن میں کیا فرمایا گیا ہے؟

(الف) یہ رزق ہے
(ب) یہ شفا ہے
(ج) یہ شیطانی عمل ہے ✓
(د) یہ صدقہ ہے

(x) فحش گوئی کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے کیا فرمایا؟

(الف) یہ سچائی کی علامت ہے
(ب) یہ مومن کی صفت نہیں ✓
(ج) یہ عبادت گزاروں کا شیوہ ہے
(د) یہ جہاد سے بہتر ہے

اضافی مختصر جوابی سوالات

(i) جھوٹ کیا ہے؟

جواب: جھوٹ حقیقت کے خلاف بات کہنے کا نام ہے۔ قرآن اور حدیث میں اسے کبیرہ گناہ قرار دیا گیا ہے۔

(ii) تعصب سے کیا مراد ہے؟

جواب: اپنے قبیلے، نسل یا گروہ کو برتر سمجھ کر دوسروں کو حقیر جاننا تعصب ہے۔

(iii) خود پسندی کیوں نقصان دہ ہے؟

جواب: یہ انسان کو تنقید سے دور رکھتی ہے اور اصلاح کے دروازے بند کر دیتی ہے۔

(iv) رشوت کیا ہے؟

جواب: ناجائز طریقے سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے کسی کو مال دینا رشوت کہلاتا ہے۔

(v) بدعنوانی سے معاشرہ کیسے متاثر ہوتا ہے؟

جواب: بدعنوانی سے ناانصافی، حق تلفی اور غربت میں اضافہ ہوتا ہے۔

(vi) تعصب سے نجات کیسے ممکن ہے؟

جواب: تقویٰ، عدل، مساوات اور سنت رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پر عمل سے تعصب ختم ہو سکتا ہے۔

(vii) خود پسندی کے خاتمے کا حل کیا ہے؟

جواب: نرمی، مشورہ لینا، عاجزی اختیار کرنا اور دوسروں کی خوبیوں کو تسلیم کرنا۔

(viii) حسد کیا ہوتا ہے؟

جواب: دوسروں کی نعمت دیکھ کر جلنا اور یہ چاہنا کہ وہ نعمت چھن جائے، حسد کہلاتا ہے۔

(ix) بخل کیا ہے؟

جواب: ضرورت کے وقت مال خرچ نہ کرنا اور اللہ کی راہ میں دینے سے انکار کرنا بخل کہلاتا ہے۔

stepacademyofficial.com

(x) منشیات سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: منشیات انسانی صحت، عقل، اخلاق اور معاشرتی رشتوں کو تباہ کر دیتی ہیں۔

حل مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) اپنے گروہ کی بے جا حمایت کرنا کہلاتا ہے:

(الف) تعصب ✓ (ب) بدعنوانی (ج) فحش گوئی (د) خود پسندی

(ii) انسانوں کو مختلف قبیلوں اور قوموں میں تقسیم کرنے کی وجہ ہے:

(الف) لوگوں کی پہچان ✓ (ب) عہدوں کی تقسیم
(ج) ایثار و قربانی (د) ہدایت فراہم کرنا

(iii) اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت و شرف کے لیے کسوٹی قرار دیا گیا ہے:

(الف) عبادت کو (ب) تقویٰ کو ✓ (ج) شرم و حیا کو (د) سخاوت کو

(iv) اپنی ذات کو پسند کرنا اور دوسروں پر ترجیح دینا کہلاتا ہے:

(الف) تعصب (ب) خود پسندی ✓ (ج) رشوت (د) بدعنوانی

(v) ہر وہ بات جو کسی مسلمان کی تکلیف کا باعث بنے، شامل ہے:

(الف) فحش گوئی میں ✓ (ب) تعصب میں (ج) رشوت ستانی میں (د) حسد میں

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) خود پسندی کی مذمت میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان تحریر کریں۔

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ (سورۃ آل عمران: 188)

"وہ چاہتے ہیں کہ ان باتوں پر ان کی تعریف کی جائے جو انہوں نے کی ہی نہیں۔"

(ii) موجودہ دور میں منشیات کی کوئی سی دو صورتیں تحریر کریں۔

جواب: 1۔ شیشہ یا آئس 2۔ چرس یا ہیروئن

(iii) تعصب کے کوئی سے دو معاشرتی نقصانات تحریر کریں۔

جواب: 1۔ معاشرے میں اختلاف، تفرقہ اور نفرت پیدا ہوتی ہے۔

2۔ اتحاد و اتفاق ختم ہو جاتا ہے اور ناانصافی جنم لیتی ہے۔

(iv) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں کس طرح میرٹ کو فروغ دیا گیا؟

جواب: نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے ہمیشہ اہل، دیانت دار اور قابل افراد کو ہی ذمہ داریاں سونپیں۔ خلفائے

stepacademyofficial.com

راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی تقویٰ، اہلیت اور دیانت کو تقرریوں کی بنیاد بنایا، نہ کہ رشتہ داری یا ذاتی تعلق کو۔

(v) **رشوت ستانی کیسے دوسروں کے حقوق کو سلب کرتی ہے؟**

جواب: رشوت کے ذریعے نااہل افراد عہدے یا فائدے حاصل کرتے ہیں جس سے حق داروں کو ان کا حق نہیں ملتا۔ یوں عدل و انصاف کا نظام متاثر ہوتا ہے اور لوگوں میں مایوسی پیدا ہوتی ہے۔

سوال نمبر 3: درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(i) تعصب (جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر 1)

(ii) منشیات (جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر 4)

(iii) رشوت ستانی اور بد عنوانی (جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر 5)

(iv) فحش گوئی (جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر 3)

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

☆ اخلاقی رذائل (عصبیت، خود پسندی، فحش گوئی، منشیات کا استعمال، رشوت ستانی، بد عنوانی) کے گناہ اور نقصانات کے متعلق مذاکرہ کرائیں۔

☆ عملی زندگی سے مثالیں دیں کہ ہم کیسے اخلاقی رذائل (عصبیت، خود پسندی، فحش گوئی، منشیات کا استعمال، رشوت ستانی، بد عنوانی) سے بچتے ہوئے خلوص اور خیر خواہی کا رویہ اپنا سکتے ہیں۔

stepacademyofficial.com